رسائل و مسائل

بنکوں کا سود

سوال: بنک کے سود لینے نہ لینے کا مسئلہ مدت سے متنازعہ فیہ ہے۔ وقت کے تقاضوں سے خود علماء نے اس مسئلہ کو چھیڑا مگر اس کا کوئی حتمی تصفیہ نہ کر سکے۔ شاید کسی قدر اتفاق اس باب میں تو ہو بھی گیا ہے کہ بنکوں سے سود بہرحال ضرور لینا چاہیے، کیونکہ اگر وہیں چھوڑ دیا جائے تو اسے یا تو عیسائی مشنری ادارے باطل کی تبلیغ کے لیے لے لیتے ہیں، یا اگر غیر مشنری کاروباری سودی اداروں کے پاس رہ جائے تو وہ اسے سود کے حرام کاروبار کو مزید پھیلانے ہی میں استعمال کرتے ہیں۔ گویا سود کی رقم کا بنکوں سے لے لینا ایسا ہی ہے جیسے کہ ڈاکوؤں کے اسلحہ خانہ میں سے چند تیروں کا نکال لانا جو اگر وہیں رہیں تو چند اور جانیں شکار کرنے کے کام آ سکتے ہیں۔ مگر سود کی رقم کے استعمال میں بڑا اہم اختلاف ہے۔ بعض علماء کی رائے میں مناسب یہ ہے کہ اسے بالکل تلف کر دینا چاہیے اور بعض کا فتویٰ یہ ہے کہ اسے غرباء کو دے دینا چاہیے، کیونکہ دراصل یہ انھیں کی رگوں سے نچوڑا ہوا پسینہ ہوتا ہے!

اب آپ اس مسئلہ میں تصفیہ فرمائیں کہ صحیح طریق کار کیا ہے!

جواب: سود کے روپے کو ضائع کرنا یا غرباء کو دے دینا کوئی صحیح رویہ نہیں ہے۔ حقیقی سوال تو یہ ہے کہ سود کا لین دین جائز ہے یا نہیں؟ جب یہ بالتصریح منع ہے تو آپ کو یہ حق کیسے حاصل ہو گیا کہ آپ کسی شخص یا ادارے سے سود کی رقم وصول کریں۔ اس معاملہ میں یہ عذر پیش کرنا کہ یہ سود کا روپیہ اگر سودی ادارے کے پاس رہا تو وہ اسے اپنے حرام اور ظالمانہ کاروبار کو تقویت دینے کے لیے استعمال کرے گا یا اس سے کسی اور باطل دعوت کو تقویت پہنچے گی، کچھ بھی وزن نہیں رکھتا۔ اسی طرز فکر نے وہ تمام فقہی حیلے ایجاد کیے ہیں جن کے ذریعے دار الحرب اور دار الکفر میں سود لینے کے دروازے کھولے گئے ہیں اور پھر جن لوگوں نے ان خطوط پر مزید جسارت کے ساتھ

اقدام کیا ہے۔ انھوں نے فی الجملہ بنکوں کے سود کو حلال وطیب بنا کر چھوڑا ہے۔

اس سلسلہ میں دو اہم نکات آپ کے سامنے ہونے چاہییں۔ ایک یہ کہ پورے نظام دینی میں مرکزی قدر اخلاق کی اور طہارت نفس کی ہے اور اس خزانے کی کوئی رمق دے کر اگر آپ نظام اسلامی یا تحریک اسلامی کو روپے کے انبار بھی لادیں اور مادی قوت کے ذخائر کے ذخائر فراہم کردیں تو بھی اس عمل کی کوئی جزا اللہ کے ہاں نہیں ہے۔ علیٰ ہذا القیاس باطل کے خزانے سے چند سکے نکال لینے اور اس کے اسلحہ خانہ سے چند تیر اور چند تلواریں اڑا لانے کے لیے آپ کو متاع ایمان و اخلاق کا تھوڑا سا زیاں بھی گوارا ہو تو اسلام کی نگاہ میں یہ سودا خسارے کا سودا ہے۔ آپ کے نظریہ کی رو سے اسلام کو طاقت بہم پہنچانے اور باطل کو شکست دینے کے لیے مضبوط ایمان اور مستقل اخلاق ہی واحد وسائل کار ہیں۔ باقی ساری مادی قوتیں انھیں کے برگ و بار اور انھیں کے زیر اثر ہیں۔ اسی اصول کے ماتحت اگر آپ غور کریں تو بات صاف ہوجائے گی کہ بلاشبہ آپ ایک سودی ادارہ سے اپنے سرمایہ کے سود کے چند سکے وصول کرکے اسے ان سے محروم کردیں گے۔ مگر اس کے ساتھ یہ واقعہ بھی تو ہے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی کتاب نے جس سود کو حرام کیا تھا اور جسے اپنی ہتھیلی پر لینے اور اپنی جیب میں ڈالنے سے قطعاً روک دیا تھا، آپ نے اسے اپنے ذہن کی سوچی ہوئی ایک مصلحت سے لیا اور پھر جس مصرف پر چاہا اپنے اختیار سے صرف کیا یا اگر ضائع کردیا تو ایک اور فضول حرکت کی۔ کیا اس سے خود آپ کے ایمان و اخلاق کو اس سے کئی گنا زیادہ نقصان نہ پہنچے گا، جتنا آپ نے باطل کے ایک ادارہ کو مادی پہلو سے پہنچانے کی سعی کی؟ باطل ادارہ کو آپ نے جتنی قوت سے محروم کرنے کی کوشش کی، اس سے زیادہ خود آپ اس عظیم الشان قوت سے محروم نہیں ہوئے جو خدا اور رسول کی اطاعت سے حاصل ہوسکتی تھی؟ پھر باطل کے پاس دولت کے لاکھوں معدن، قوت کے لاکھوں سرچشمے اور کام کرنے کے لاکھوں ذرائع ہیں اور وہ اپنے زیر اقتدار انسانوں کی پوری قوتوں سے من مانے استفادے کرسکتا ہے اور اپنے سارے خسارے خود آپ ہی سے پورا کرسکتا ہے، مگر آپ کے پاس تو ایک ہی خزانہ دل کا خزانہ ہے اور ایک ہی دولت ایمان کی دولت ہے اور ایک ہی وسیلہ اخلاق کا وسیلہ ہے۔ اگر اس کو کوئی نقصان پہنچا تو وہ کہاں سے پورا ہوگا اور اس میں کوئی کمی آئی تو اسے کہاں سے غذا لاکے دو گے؟

دوسرا قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ مسلمان کی مبلغانہ حیثیت ہر قطعۂ زمین پر اور ہر دور زمان میں اس کے ساتھ بالکل چپکی ہوئی ہے اور اسلامی زندگی کا کوئی تصور ایسا نہیں باندھا جاسکتا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے خالی ہو۔ خصوصیت سے جب کفر و باطل کا غلبہ ہو اور طاغوت کا اقتدار مسلمانوں پر مسلط ہو تو پھر تو انھیں ہمہ تن تبلیغ و تذکیر ہونا چاہیے۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ سوسائٹی کے ہر طبقہ اور ہر گروہ اور ہر ادارے اور ہر نظم و انضباط کے سامنے آ کر احقاق حق اور ابطال باطل کریں۔ اور ہر نیکی کو زبان سے بھی نیک کہیں اور عمل سے بھی اس کا مظاہرہ کریں اور ہر بدی کو زبان سے بھی بدی کہیں اور عملاً اس سے اجتناب کرکے بھی اس کا بدی ہونا واضح کریں ____ اس طرح سوسائٹی کے مختلف عناصر اور اس کے مختلف اداروں کے روبرو اسلام کا فکری اور عملی مظاہرہ کیے بغیر وہ اتمام حجت ہو ہی نہیں سکتا جو اقامت دین کے لیے ناگزیر ہے۔ ہر داعی حق جماعت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سوسائٹی کے طبقۂ خواص کی غلطیوں کو بھی غلطیاں کہے اور خود ان سے اجتناب کرے۔ اسی طرح طبقۂ عوام کو بھی ان کی گمراہیوں سے آگاہ کرے اور خود ان گمراہیوں سے بچے۔ سرمایہ داروں کو بھی ان کی اخلاقی آلودگیوں پر متنبہ کرے اور محنت پیشہ طبقہ کو بھی اور خود ان آلودگیوں سے بچے۔ مذہبی طبقہ کی کوتاہیوں کو بھی نمایاں کرے اور دنیا داروں کے گروہ کی بداعمالیوں پر بھی ان کو متنبہ کرے اور خود ان کے سامنے ٹھیٹھ اسلامی زندگی کا مظاہرہ کرے۔ اسی طرح طاغوتی حکومت کے باطل ہونے پر فکری و علمی ذرائع سے بھی بحث کرے اور عملاً اس کے ساتھ تعاون کرنے سے پرہیز کرکے اپنے جداگانہ مسلک اسلامی پر نگاہوں کو توجہ دلائے۔ اس کی عدالتوں کو باطل کہے اور ان کی ججی اور وکالت بھی قبول نہ کرے اور ان کے سامنے استغاثے بھی نہ لے جائے۔ اس کی فوج کو باطل کی فوج کہے اور خود نہ اس میں شامل ہو اور نہ امداد دے۔ اس کی تعلیم گاہوں کو بھی باطل کی تعلیم گاہیں قرار دے اور خود نہ اس میں معلمی کرے نہ متعلمی! ____ اسی طرح کسی طاغوتی سوسائٹی میں اگر شراب خانے قائم ہوں تو انھیں شیطانی مراکز کہے اور ان سے اجتناب کرے۔ اور رقص گاہیں موجود ہوں تو ان کو فساد کے گڑھ قرار دے اور اگر قریب پاس بھی ملتا ہو تو ان سے لذت اندوز نہ ہو۔ اسی طرح اگر سودی لین دین کرنے والا کوئی بنک پایا جائے تو وہ اسے ایک "معاشی سرطان" کی حیثیت دے اور نہ اس کا ملازم ہو نہ حصہ دار

نہ اس سے لین دین کرنے والا۔ اگر آپ اوپر کے سارے لوازم کو اقامت دین کی تحریک سے وابستہ پاتے ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ سود ہی کی حرمت کا آپ زبان اور عمل سے پورا پورا مظاہرہ پبلک اور بنک دونوں کے سامنے کرنے کو لازم نہ پائیں؟ کیا اور ہر ادارے کے سامنے اور اس کے کارکنوں کے سامنے دین کو بے نقاب کرنا کچھ زیادہ فرض ہے اور بنکوں اور ان کے کارکنوں ہی کا یہ حق دوسروں سے کچھ کم ہے کہ خدا کا دین اور نبی کی شریعت انہی کے سامنے اپنے پورے جمال کے ساتھ رونما نہ ہو؟ باطل کے اور سارے اداروں پر تو اتمام حجت کرنے کے لیے پورا زور صرف کیا جائے اور ایک بنک ہی کے ادارے کو اس کا موقع نہ دیا جائے کہ اسلام اس پر کماحقہ فاش ہو؟ آپ ایک داعی حق اور ایک مبلغ اسلام ہونے کی حیثیت سے بنک میں تشریف لے جاتے ہیں اور اپنا روپیہ اس کے پاس جمع کراتے ہیں اور پھر اپنے ہاتھوں سے اس سے سود کی رقم وصول کرتے ہیں تو اس کے حصہ داروں اور ڈائرکٹروں سے لے کر اس کے خزانچیوں اور اس کے کلرکوں تک عمل کی زبان سے آپ یہ کہہ آتے ہیں کہ ہم سود اور سودی کاروبار اور سودی اداروں کو باطل نہیں قرار دیتے اور ان سے معاملہ کرنے کو بجا سمجھتے ہیں اور ہمارا تمہارا مسلک اس معاملہ میں ایک ہی ہے۔ پوری رات اور سرگرمی کے ساتھ سود کے شیطان کو تقویت دیتے رہو، تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اب آپ لاکھ اسٹیج اور پریس سے اور اپنی ذاتی مجالس میں اس امر کا اعلان کرتے رہیں کہ سود حرام ہے اور ہم لوگ سودی نظام معاشیات کو تباہ کرنے اٹھے ہیں، اس کا اثر عوام پر ہو تو ہو، مگر خود ان بنکوں اور ان کے کارکنوں پر کب ہو سکتا ہے جس سے آپ خود سود لیتے ہیں اور جن کے پاس اپنا سرمایہ سودی اصول پر جمع کراتے ہیں۔ انھیں کیا معلوم کہ اس سود کو لینے میں آپ کی نقیہانہ نیت کیا ہے اور آپ کیسے کیسے نیک ارادوں کے ساتھ اسے وصول کیا کرتے ہیں۔ وہ تو سود لینے والے کی صرف اس نیت کو جانتے ہیں کہ یہ سود لینا چاہتا ہے!

پھر آپ یہ سود بنکوں سے لے کر اگر غربا میں تقسیم کریں گے تو ان سے بجز اس کے اور کیا کہیں گے کہ یہ سود کی رقم ہے اور یہ ہمارے لیے حرام ہے، لو ہم تمہیں دیتے ہیں، اور پھر اس کا اثر کیا عوام پر یہی نہیں رہے گا کہ سود بھی ایسی چیز ہے جسے مسلمان لے سکتا ہے؟

اس پہلو سے خوب اچھی طرح اگر غور کیا جائے تو بات صاف ہو جاتی ہے کہ بنک سے سود لینے میں اگر چاہے اصلاح کے فوائد حاصل ہوتے ہوں مگر مسلمان کی مبلغانہ حیثیت بہرحال مجروح ہوتی ہے اور ایمان و اخلاق کو ضرور نقصان پہنچتا ہے اور ... کے اداروں پر دین کی حقیقت فاش کرنے میں اور ان کے کارکنوں پر اور ان کے حامیوں پر اتمام حجت کرنے میں بہت شدید رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اس نقصان کو کوئی بڑے سے بڑا فائدہ پورا نہیں کرسکتا! مومنین صالحین کے لیے لازم ہے کہ اپنے جن اصولوں کو وہ کسی سوسائٹی سے منوانا چاہتے ہیں ٹھیک انھیں کے مطابق وہ ہر شخص اور ہر ادارے سے اپنے معاملات کو سرانجام دیں اور اس طرح زبان اور عمل دونوں طاقتوں سے ہر اس باطل پر ضرب لگائیں جو سوسائٹی کے کسی بھی گوشہ میں پایا جائے۔ تاجر باطل کی منڈی پر ضرب لگائے، زمیندار باطل کی زمینداری پر ضرب لگائے، سرمایہ دار باطل کے بینک پر ضرب لگائے، کارخانہ دار باطل کے کارخانوں پر ضرب لگائے، عالم باطل کے علوم پر ضرب لگائے، مصنف باطل کے فن تحریر پر ضرب لگائے، اخبار نویس باطل صحافت پر ضرب لگائے، مقرر باطل کے اسٹیج پر ضرب لگائے، لیڈر باطل کی سیاست پر ضرب لگائے اور یوں سوسائٹی کے پورے ہنگامہ خانے میں حق و باطل کی ایسی کشمکش برپا ہو جو حق کے غلبہ پر ختم ہو! اس ساری کشمکش میں آخر بنک اور سود خواروں کے شیطانی ادارے ہی کیوں ایک طرف بچے رہ جائیں اور حق کی ضربوں سے انھیں ہی کیوں کوئی حصہ نہ ملے؟ صداقت کا کوئی تیر انھیں کی قسمت میں کیوں نہ ہو؟ یہی کیوں اپنے امن چین میں مگن رہ جائیں؟ انھیں کے لیے یہ بدنصیبی کیوں ہو کہ اللہ کے بندے انھیں زبان سے باطل کہنے پر اکتفا کریں اور عمل سے باطل کہنے پر تیار نہ ہوں؟ آخر آپ باطل کے دماغ اور اس کے دل اور جگر اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو نجس سمجھتے ہیں، مگر بنک جو اس کے معدہ کی حیثیت رکھتا ہے اسے سارے بدن میں کیوں پاک قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنے نگلے ہوئے نوالوں میں سے اگر کوئی لقمہ برضا و رغبت اگل دیتا ہے تو آپ لپک کے اسے اٹھا لیتے ہیں؟

یہ غلط فہمی ہے کہ بنک سے سود لینا اس کے ضعف کا ذریعہ ہے، یہ بنک کی تقویت کا ذریعہ ہے اور یہ ٹھیک تعاون ہے بنک کی ساری مشنری کے ساتھ! اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بنک جس اصل الاصول پر چلتا ہے سود لینے والا اس اصل الاصول کو تقویت دیتا ہے! بنک کے ادارے سے عدم تعاون کی راہ یہ ہے